

## 109-توہین رسالت میں ہمارا موقف

### سوال

یورپیں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی جو توہین کی وہ ہم سب سے سنی، چنانچہ اس سلسلہ میں ہمارا موقف کیا ہونا چاہیے؟

اور ہمیں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا دفاع کس طرح کرنا ہو گا؟

### پسندیدہ جواب

اول :

پہلی بات تو یہ ہے کہ ان بے وقوف اور مجرموں نے ہمارے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی جو توہین کی ہے، وہ ہمارے لیے بلکہ ہر دینی غیرت رکھنے والے غیور مسلمان کے لیے تکفیف دہ ہے، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اس ایسی شخصیت ہیں جو اس دنیا پر پر قدم رکھنے والوں میں سب سے افضل و بہتر ہیں، اور وہ سب پہلے اور بعد والوں کے سردار ہیں، اللہ تعالیٰ کی ان پر رحمتیں اور سلامتی ہوں۔

اس جیسی بے شرمی، اور بے حیائی اور قیح فعل کا ان سے سرزد ہونا کوئی اچھنے والی اور بعد کی بات نہیں، یہ اس کے اہل ہیں اور اس کے خدار ہیں۔

پھر یہ برا اور شفیع فعل باوجود اس کے کہ اس سے ہمارے دل اور سنسنے پھٹ رہے ہیں، اور ہمارے دل غمیض و غصب سے بھر رہے ہیں اور ہم چاہتے ہیں کہ ہم رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر اپنی جانیں قربان کر دیں مگر ہمیں ان کے اس قیح اور شفیع فعل سے خوش ہیں کیونکہ یہ ان کی ہلاکت اور ان کی حکومت کے زوال کے قرب کی نشانی ہے۔

اللہ سبحانہ و تعالیٰ کا فرمان ہے :

﴿لَيَقُولُوا هُمْ أَكْفَارٌ كَيْفَ يَرْجِعُونَ إِذْ أَنْهَى اللَّهُ بِأَنَّهُمْ كُفَّارٌ إِذْ أَنْهَى اللَّهُ بِأَنَّهُمْ كُفَّارٌ﴾ (۹۵)۔

اس لیے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی توہین اور ان کا مذاق اڑانے والے مجرموں کو سزا دینے کے لیے اللہ تعالیٰ کافی ہے، اور پھر اللہ سبحانہ و تعالیٰ کا یہ بھی فرمان ہے :

﴿بِلَا شَهْرٍ آتُكُمْ أَنْدَادَكُمْ وَلَا شَهْرٍ يَرْجِعُ إِلَى أَوَارِثٍ أَوْ بَنِي نَصَانٍ﴾ (۳)۔

یعنی وہ حقیر و ذلیل اور ہر خیر و بھلانی سے محروم ہے۔

اور سیرت و تاریخ میں یہ واقعہ موجود ہے کہ جب مسلمان کسی تکمہ والوں کا محاصرہ کرتے، اور ان پر فتح مشکل اور دشوار ہوتی، اور پھر وہ ان کفار اور قیح والوں کو سنتے کہ وہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو برداشت کرنے کی توجیہ کرتے ہیں، تو وہ مسلمان فتح قریب ہونے کی علامت و بشارة سمجھتے، اور پھر کچھ وقت ہی گزرتا کہ اللہ سبحانہ و تعالیٰ اپنے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی توہین کا انتقام لے لیتا ہوئے اپنی جانب سے مسلمانوں کو فتح و کامرانی نصیب فرمادیتا۔

دیکھیں : الصارم المصلول (116-117)۔

تاریخ اس پر شاہد ہے کہ جس نے بھی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی توبین کی اور گستاخی کا مرتب ہوا اس کو ذمیل و رسوا کر کے بلاک کر دیا گیا۔

پھر سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ یہ لوگ سید البشر محمد صلی اللہ علیہ وسلم سے کس چیز کا انتقام لینا چاہتے ہیں؟!

یہ لوگ اس کا انتقام لیتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اللہ تعالیٰ کی توحید اور وحدانیت کی دعوت دی، اور یہ لوگ اللہ تعالیٰ کی وحدانیت پر ایمان نہیں رکھتے۔

وہ اس کا انتقام لیتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے پروارگار کی تعظیم کی، اور ان افتر بردازوں کے اقوال سے اللہ تعالیٰ کو پاک کیا، کیونکہ یہ کفار اللہ تعالیٰ کی طرف یہوی اور اولاد منوب کرتے ہیں، اللہ تعالیٰ اس سے پاک ہے۔

یہ لوگ اس بات کا انتقام لیتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اخلاق فاضلہ اور اعلیٰ اخلاقیات کی دعوت و تعلیم دی، اور بربے اخلاق کو اختیار نہیں کیا، اور فضیلت و شرف کی دعوت دی، اور ہر اس دروازے کو بند کیا جو غلط اور فاشی کی طرف جاتا ہے، اور یہ لوگ اخلاقی بگاڑ اور فاشی چاہتے ہیں۔

یہ لوگ فاشی اور غلط کاموں میں غرق ہونا چاہتے ہیں، اور جوانوں نے چاہا وہی کرد کھایا!

یہ لوگ اس کا انتقام لے رہے ہیں کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے رسول ہیں! حالانکہ اللہ سبحانہ و تعالیٰ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو سب لوگوں میں سے اپنی رسالت و وحی کے لیے چنا۔

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت کی نشانیاں اتنی زیادہ ہیں کہ شمارہ نہیں کی جاسکتیں۔

کیا ان لوگوں نے چامدہ و ٹھکڑے ہونے کا واقعہ نہیں سن؟

کیا ان لوگوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی انگلیوں سے کئی بار پانی کے چھٹے باری ہونے کے متعلق کچھ نہیں سن؟

کیا انہوں نے اس کی سب سے بڑی نشانی کے متعلق نہیں سنا کہ یہ قرآن کریم جو رب العالمین کی کلام ہے، جسے اللہ سبحانہ و تعالیٰ نے کئی صدیاں بیت جانے کے باوجود اسے تحریف سے محفوظ رکھا ہے، لیکن ان کے انبیاء پر نازل کردہ کتابیں تحریف کا شکار ہو چکی میں اور ان لوگوں نے خود اس میں تحریف و تبدل کر رکھا ہے۔

اللہ سبحانہ و تعالیٰ کا فرمان ہے:

۱۷۸) ان لوگوں کے لیے وہی وہلاکت ہے جو اپنے ہاتھوں سے لمحیٰ ہونی کتاب کو اللہ تعالیٰ کی جانب سے قرار دیتے ہیں، اور اس طرح دنیا کرتے ہیں، ان ہاتھوں کی لحافی کو ان کی کمائی وہی وہلاکت اور افسوس ہے۔ (آل بقرۃ ۷۹)

بلکہ ہمارے نبی محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے صدق و سچائی کی سب سے بڑی دلیل کئی صدیاں بیت جانے کے باوجود دین اسلام کا ظاہر و منصور رہنا ہے، اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی مبارک میں بھی یہ دین ہمیشہ بندی و ظبور اور دشمنوں پر غالب رہا، اور اللہ سبحانہ و تعالیٰ کی حکمت اس سے انکاری ہے کہ اس پر اور اس کے دین کے بارہ میں جھوٹ بولنے والا اتنی مدت اس زمین میں غالب و ظاہر رہے۔

بلکہ ان کی کتابوں میں یہ بات موجود ہے جو ان کے علماء نے چھپا کر کھی اور اس میں تحریف کر دی کہ کذاب (جھوٹا نبی) کے لیے تیس برس سے زائد باتی رہنا ممکن ہی نہیں پھر اس کا معاملہ ختم ہو جائیگا۔

جیسا کہ ان کے ایک بادشاہ کے بارہ میں بیان کیا جاتا ہے کہ اس کے پاس اس کے ہی دین کو مانے والا (نصرانی) ایک شخص لا یا گیا جو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی توبہ کرتا تھا، اور انہیں جھوٹا قرار دیتا تھا، تو اس بادشاہ نے اپنے دین کے علماء کو جمع کیا اور ان سے دریافت کیا:

جھوٹا اور کذاب کتنی مدت تک باقی رہتا ہے؟

تو انہوں نے جواب دیا: اتنی اتنی مدت تک، تو بادشاہ کئے لگا: اور یہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا دین تو پانچ یا چھ سو برس سے بھی زائد تک باقی ہے، (یعنی اس بادشاہ کے وقت تک) اور یہ دین ظاہر ہے اور اس کے پیر و کار اس کی پیروی کر رہے ہیں، تو پھر یہ جھوٹا اور کذاب کیسے ہو سکتا ہے؟ پھر اس بادشاہ نے اس شخص کی گردان اتار دی۔

شرح العقيدة الاصفهانية تالیف شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمہ اللہ

کیا انہیں یہ معلوم نہیں کہ ان کے اکثر داشت مند اور بادشاہ اور علماء تک اس دین اسلام کی صاف اور شفاقت دعوت پہنچی تو وہ اس دین کے صحیح ہونے کا اقرار کیے بغیرہ ہی نہ سکے، اور انہوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی تعظیم کی، اور بہت ساروں نے تو اسلام قبول کرنے کا اعلان کر دیا۔

جیش کے بادشاہ نجاشی نے اس کا اقرار کرتے ہوئے اسلام قبول کرنے کا اعلان کر دیا۔

اور جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے روم کے بادشاہ ہرقل کو اسلام کی دعوت دیتے ہوئے خط لکھا تو ہرقل نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت صحیح ہونے کا اقرار کیا، اور اس نے اسلام قبول کرنے کا ارادہ ظاہر کیا اور خواہش کی کہ وہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس جا کر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا خادم اور نوکر بن جائے لیکن اس نے اپنی جان اور اہل ملت کے ڈر سے اسلام قبول نہ کیا اور کفر کی حالت میں ہی مر گیا۔

معاصرین عیسائیوں اور یہودیوں میں سے بھی آج تک بہت سارے افراد اس کا اعلان بھی کر رہے ہیں:

1- مایکل ہارت اپنی کتاب "سو ہیئتہ رہنے والے" کے صفحہ 13 پر لکھتا ہے، اس میں اس نے سب سے پہلے نمبر پر ہمارے نبی محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو ذکر کیا ہے:

میں نے اس فہرست میں سب سے پہلے نمبر پر محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو اس لیے چنا ہے کہ..... کیونکہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہی انسانی تاریخ میں واحد شخص ہیں جو دینی اور دنیاوی طور پر مکمل کامیاب رہے۔

2- اور انگریز پرنارڈ شو جسے برطانوی حکومت نے جلا کر ہلاک کر دیا تھا وہ اپنی کتاب "محمد صلی اللہ علیہ وسلم" میں لکھتا ہے:

"پوری دنیا محمد صلی اللہ علیہ وسلم جیسے مرد کی سوچ کی محتاج ہے، قرون وسطی کے دینی افراد نے جاالت یا تھسب کی بنا پر محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے دین کا غلط تصور پیش کیا ہے، اور وہ اسے عیسائیت کا دشمن تصور کرتے رہے ہیں، لیکن میں نے تو اسے ایسا شخص پایا ہے جو بلا صابر اور بہت عجیب ہے، جس سے میں اس فیصلہ پر پہچاہوں کہ یہ شخص عیسائیت کا دشمن نہیں تھا۔

بلکہ اسے بشریت کا نجات دہنده کہنا ضروری ہے، اور میری رائے تو یہ ہے کہ اگر وہ آج دنیا کا حکمران بن جاتا تو ہماری ساری مشکلات حل کر دیتا، جس سے امن و امان اور سعادت حاصل ہوتی جسے بشریت لٹکلی باندھے دیکھ رہی ہے۔

3- اور آئندہ پیزٹ کہتا ہے:

"جو شخص عرب کے عظیم نبی (صلی اللہ علیہ وسلم) کی سیرت کا مطالعہ کرتا ہے، اور اسے اس نبی کی طرز زندگی اور میشیت کا علم ہوا اور یہ جانتا ہو کہ اس نے لوگوں کو کیسے تعلیم دی تو ایسے شخص کے لیے مستحیل ہے کہ وہ اس جلیل القدر نبی کی عظمت اور اسے عظیم رسولوں میں سے ایک عظیم رسول محسوس نہ کرے"

4- شرک نساوی کتنا ہے :

"محمد صلی اللہ علیہ وسلم جیسے شخص کی طرف منسوب ہونے پر بشریت کو فخر ہے، ان پڑھ ہونے کے باوجود وہ شخص چودہ صدیاں قبل ایسی شریعت لاسکا جب ہم یورپی لوگ اس کی بلندی تک پہنچ سکیں تو ہمارے لیے بہت ہی سعادت مندی ہے"

5- کینڈیں مشرق ڈالٹرزویں لکھتا ہے :

"محمد صلی اللہ علیہ وسلم بہت بڑا اور قدر والا مصلح اور فیض و بلیغ، اور بڑا بہادر و شجاع اور کمانڈ اور عظیم مفکر تھا، ان صفات کے منافی کوئی بھی بات اس کی جانب منسوب کرنے جائز نہیں۔

اور اس کا یہ قرآن مجید ہے وہ لایا اور تاریخ دونوں اس کے صحیح ہونے کے شاہد ہیں"

6- اگریز فلسفی نام کارلیں جو نوبل انعام یافتہ ہے اپنی کتاب "ہیروز" میں لکھتا ہے :

"اس زمانے میں کسی بھی بات چیت کرنے والے شخص کے لیے یہ بہت بڑی عبارت چکی ہے کہ کہا جائے : دین اسلام جھوٹا دین ہے، اور محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) دھوکہ بازاور جعل ساز تھا"

ہم نے دیکھا ہے کہ وہ اپنی ساری زندگی ابتدائی رسوخ اور صدق عزم اور بہت نیک و سخی و کریم، اور رحم دل مقتی فاضل آزاد، مرد بہت کدو کاوش کرنے والا اور مخلاص شخص تھا، لیکن اس کے ساتھ ساتھ بہت نرم خوار آسان پہلو کا مالک، بشریت کو اچھا کرنے والا بہت اچھی زندگی بسر کرنے والا، الفت و محبت کا منبع تھا، بلکہ بعض اوقات تو وہ بہنی و مزاح اور کھلی کو دیکھتا تھا۔

وہ بہت عدل و انصاف والا، سچی نیت کا مالک اور بہت ذہین اور فہم و فراست کا مالک، ذکری، اور سرینج اخاطر تھا، گویا کہ اس کے سامنے چراغ روشن ہے ساری رات روشن ہے، نور سے پر ہے، وہ عظیم النظرت مرد تھا، نہ تو اس نے کسی مدرسہ اور سکول پڑھا، اور نہ ہی کسی استاد و معلم نے اسے سکھانی کیونکہ وہ اس سے غنی تھا"

7- جرم من ادیب جو ناکتنا ہے :

"ہم سب یورپیں لوگوں اپنی فہم و فراست کے باوجود ابھی وہاں تک نہیں پہنچ سکے جہاں محمد صلی اللہ علیہ وسلم پہنچ چکا تھا، اور ان سے آگے کوئی بڑھ بھی نہیں سکتا، میں نے تاریخ کا مطالعہ کیا اور کسی اعلیٰ انسان کی مثال ملاش کی تو وہ مجھے نبی محمد صلی اللہ علیہ وسلم میں نظر آئی، اور اسی طرح حق کا ظاہر اور بلند ہونا ضروری و واجب ہے، جس طرح محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا میاب ہوئے جنوں نے ساری دنیا کو کلمہ توحید پر جمع اور اپنے مطیع کر لیا"

اگر تو یہ ایسے ہی تھا تو پھر ساری دنیا کے لیے اور اس کے بغیر ان کے لیے کوئی چھٹکارا بھی نہیں واجب اور ضروری ہے کہ وہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی تعظیم و عظمت ساری مخلوق سے زیادہ کریں، اور اس کی عزت و احترام ہر کسی کی عزت و تکریم سے زیادہ ہونی چاہیے، اور ساری دنیا کے لیے ضروری ہے کہ وہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی رسالت پر ایمان لائیں اور یہ کہ وہ اللہ تعالیٰ کے انبیاء کرام میں آخری نبی اور خاتم الانبیاء ہیں۔

اور ہم اسے موقع غنیمت سمجھتے ہوئے ان لوگوں کو اسلام قبول کرنے کی دعوت دیں، کیونکہ ان لوگوں کے ہاتھوں جو جرم سر زد ہوا ہے وہ اسلام قبول کرنے سے ہی مٹ سکتا ہے، لیکن اگر یہ لوگ تکبر اور دشمنی کرتے ہوئے اپنے کی پراصرار کرتے اور توہین رسالت پر مصروف ہتھیں میں تو پھر انہیں آگ کے عذاب کی نوید سن لیں چاہیے کہ وہ ہمیشہ ہمیشہ جنم کے عذاب میں جلتے رہیں گے:

اللہ سبحانہ و تعالیٰ کا فرمان ہے :

- (یقین جا نوکہ جو شخص اللہ کے ساتھ شریک کرتا ہے اللہ تعالیٰ نے اس کے لیے جنت حرام کر دی ہے، اور اس کا شکانہ جنم ہے، اور گھنگاروں کی مدد کرنے والا بھی کوئی نہیں ہو گا)۔  
اللائدة (72).

اور ایک مقام پر ارشاد باری تعالیٰ اس طرح ہے :

اور جو کوئی بھی دین اسلام کے ملاواہ کوئی دوسرا دین تلاش کریں گا، اس کا دین قبول نہیں کیا جائے گا، اور وہ آخرت میں نقصان پانے والوں میں سے ہو گا۔ آل عمران (85)۔

اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے:

"اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کی جان ہے اس امت میں سے کوئی بھی یہودی اور عیسائیٰ میرا سے اور میری رسالت اور دین پر ایمان لائے بغیر مر جائے تو وہ بھنپنی سے ۔"

صحيح مسلم حدیث نمبر (153)

۶۰

اللہ سبحانہ و تعالیٰ حکیم قادر ہے، وہ ایسی چیز مقدر نہیں کرتا جو صرف خالصتاشر ہو، بلکہ اس میں مومن بندوں کے لیے کوئی ضرور خیر و بھلائی ہوتی ہے، چاہے لوگوں کے لیے وہ تھنی بھی پری ظاہر ہوتی ہو، اور پھر رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے سچ فرمایا تھا:

"مومن کا معاملہ بڑا ہی عجیب ہے اس کا سارا معاملہ ہی خیر و جلائی پر مشتمل ہے، اور یہ مومن کے علاوہ کسی دوسرے کے لیے نہیں، اگر اسے اچھائی اور بہتری حاصل ہوتی ہے تو وہ اس پر شکر کرتا ہے تو اس کے لیے خیر و جلائی ہے، اور اگر اسے کوئی تکلیف اور اذیت پہنچتی ہے تو وہ اس پر صبر کرتا ہے تو یہ اس کے لیے بہتر اور ایچائی ہے۔"

صحيح مسلم حدیث نمر (2999)

دیکھ جائے افک یعنی عاشر رضی اللہ تعالیٰ عنہا، بتان، و اولاقعہ مع وف سے حیر کے متعلق اللہ سچانہ و تعالیٰ کافی باں سے ہے:

۔ تم اسے اپنے لیے برا اور شرمنہ بھو، بلکہ یہ تو تمہارے حق میں بہتر ہے، ہاں ان میں سے ہر ایک شخص کو اتنا گناہ ہے جتنا اس نے کمیا ہے، اور ان میں سے جس نے اس کے بہت بڑے ہے کو سر اخمام دیا ہے اس کے مذاب بھی بہت رڑا ہے زینور (11)۔

اس گناہ اور جرم کے نتیجہ میں مرتب ہونے والی مصلحتیں ذمہ میں بیان کی جاتی ہیں :

1- ان مجرموں کے دلوں میں مسلمانوں کے خلاف حدو بغض اور کینے کا اظہار، اگرچہ انہوں نے بہت سارے حالات میں یہ ظاہر بھی کیا تھا کہ وہ صلح کر لے گئے ہیں اور معابر میں شامل ہیں :

فرمان باری تعالیٰ ہے :

[ان کی عداوت و شمنی تو ان کی زبانوں سے ظاہر ہو چکی ہے، اور جو سیفون میں پوشیدہ ہے وہ اس سے بھی بہت زیادہ ہے۔] آل عمران (118).

2- یورپ کے معیار میں فراؤ کا انکشاف ہوتا ہے، ایک طرف تو وہ حریت رائے کی دلیل دیتے ہیں، ہر عقلمند شخص کو علم ہے کہ یہ مزاعم حریت رائے دوسروں کی حرمت اور ان پر زیادتی کے وقت موقوف ہو جاتی ہے، اس وقت کوئی حریت رائے نہیں، بلکہ دوسروں کی عزت ضروری ہے، اور وہ اپنے اس حریت رائے کے دعویٰ میں بھی جھوٹے ثابت ہوتے ہیں۔

ابھی چند برس قبل ہم نے دیکھا اور ہر کسی کو یاد ہے کہ جب ایک حکومت نے اپنے ہاں موجود بست اور مجسمے توڑے تو کیا ہوا، ان لوگوں نے پوری دنیا سر پر اٹھا لی اور اسے بیٹھنے ہی نہیں دیا بلکہ اس حکومت کو ختم کر کے دم لیا!!

تو پھر یہ مزاعم حریت رائے کہاں گئی؟! تو انہوں نے اسے بھی حریت رائے میں شمار کیوں نہ کیا؟!

3- ہمارے اپنے وہ مسلمان افراد جو یورپی بننے پھرتے ہیں ان کا یہ دعویٰ بھی باطل ہو جاتا ہے کہ : تم غیر مسلموں کو کافر ملت کہو بلکہ کوئی اور کہو تاکہ ہمارے اور ان کے درمیان فتنہ کی آگ نہ بہڑک لے۔

سب کو علم ہونا چاہیے کہ کون ہے جو دوسروں کو برآکتا اور ناپسند کرتا ہے، اور اس کی عزت و ناموس کا پاس نہیں کرتا، بلکہ جب بھی کوئی موقع ہاتھ آئے تو وہ اس کے خلاف اعلان جنگ کر دیتا ہے۔

4- ان کے اس دعویٰ کی بھی تکذیب ہوتی ہے جس کا انہوں نے پوری دنیا میں ڈھنڈوڑا پیٹ رکھا ہے کہ : ترقی یافتہ بات چیت اور مذاکرات جو دوسروں کے احترام اور کسی دوسرے پر زیادتی نہ کرنے پر قائم ہے!! تو وہ کوئی بات چیت اور مذاکرات چاہتے ہیں؟ اور کوئی نہ احترام کا گمان کرتے ہیں؟

وہ یہ چاہتے ہیں کہ ہم مسلمان ان کی ادب و احترام کریں، اور ان کی تنظیم بجالائیں، بلکہ ان کے سامنے بھکلیں، اور سجدہ کریں، لیکن اس کے مقابلہ میں وہ کفار ہمارا اور زیادہ مذاق اڑائیں گے، اور ہماری اور زیادہ توبین کریں، اور ہم پر ظلم و ستم ہی کر لیں گے!!!

5- مسلمانوں کے دل میں ایمانی شرارہ کا احیاء، ہم نے اس کا رد عمل دیکھا جو مسلمانوں کے دل میں ایمان راحن ہونے کی دلیل ہے، اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ان کی محبت کی انتہاء ہے، حتیٰ کہ ایسے لوگ جو دین طور پر پتھے ہیں اور ان میں کوتاہیاں بھی پائی جاتی ہیں وہ بھی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا دفاع کرنے اور توبین رسالت کے خلاف اٹھ کھڑے ہوئے، بلکہ وہ سب سے آگے تھے۔

6- مسلمانوں کی صفوں میں اتحاد پیدا ہوا ہے۔

ہم نے دیکھا کہ مسلمان آپس میں متحد ہوئے، اور وہ اسی ایک موقف پر قائم ہوئے چاہے ان کے ملک اور زبان میں مختلف تھیں۔

7- اسلام کے خلاف یورپ کا اتحاد۔

جیسے ہی اس ملک نے مدد طلب کی تو یہ سب کفار ممالک متحد ہو کر اس کے ساتھ مل کھڑے ہوئے، اور مجرموں نے ایک دوسرے کو اپنے اخبارات و میگزین میں یہ خاکے شائع کرنے کا کہا، تاکہ مسلمانوں کو علم ہو جائے کہ یہ کفار سب ایک ہی جوہر کے ہندک ہیں، اور ہم مسلمان لوگ ان سب کا مقابلہ نہیں کر سکتے۔

8- بعض مسلمانوں کی جانب سے ان کفار کو اسلام کی دعوت دینے کی حرکت رکھنا، اور اس دین حنفیت کی حقیقی اور روشن صورت بیان کرنا۔

ہم نے دیکھا کہ مسلمان ان کی زبان میں اسلامی کتابیں طبع کرانے میں ایک دوسرے سے آگے نکلنے کی کوشش کر رہے ہیں، تاکہ ان کفار کی آنکھوں سے پردہ ہٹ جائے تو ہو سکتا ہے یہ لوگ بصیرت اختیار کرتے ہوئے حق دیکھنے لگیں۔

9- توہین کرنے والوں کی اشیاء کا جو مسلمانوں نے باہیکات کیا تھا اس کی تیزی اور نتیجہ:

ان ملک کی حکومت نہ تو رسی یا سیاسی احتجاج سے بلیچا ہے یہ احتجاج لکھنے بھی بڑے پیمانے پر ہوتا، لیکن اس باہیکات کا نتیجہ یہ نکلا کہ ابھی باہیکات کو چدر روز ہی ہوئے تھے اس اخبار کے اؤٹر نے معدزت کرنا شروع کر دی، اور اپنی کلام کا اسلوب تک بدل لیا، اور مسلمانوں کے ساتھ اس کارویہ کچھ نہ کچھ نرم ہو گیا۔

تو اس طرح مسلمانوں کے پاس ایک نیا ہتھیار اور اسلحہ رکاب جس کے استعمال سے وہ اپنے دشمن پر اثر انداز ہو سکتے ہیں، اور انہیں اس طرح معاشری و اقتصادی نقصان پہنچا سکتے ہیں۔

10- یورپ کو واضح پیغام دینا کہ ہم مسلمان بھی بھی راضی نہیں کہ ہمارے دین کو چھیڑا جائے، یا پھر اس کے خلاف بات کی جائے اور توہین کا مرتبہ ہو جائے، یا ہمارے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی توہین کی جائے اور ان کے خلاف زبان کھولی جائے، ہم سب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر فدا ہیں، یہیں نہیں کہ ہم ہی بلکہ ہمارے ماں باپ بھی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر قربان ہیں۔

کیونکہ میرے والدین اور میری عزت محدث صلی اللہ علیہ وسلم کی عزت پرفداء و قربان ہیں۔

سوم:

اس میں ہمارا کیا دور اور عمل ہونا چاہیے:

1- ہم سب کے لیے ضروری ہے کہ وہ حسب استطاعت جتنی بھی طاقت رکھتا ہے اور جس طرح بھی طاقت رکھتا ہے وہ اس برائی کے خلاف اٹھ کھڑا ہو، چاہے وہ ان کی حکومت اور وزارت خارجہ اور ان کے اخبارات اور میگزین کو خط لکھ کر یا پھر کوئی کالم وغیرہ لکھ کر بھیجی یا پھر ٹیلی فون کرے۔

2- ان لوگوں سے واضح اور حقیقی اور پچی معدزت کرنے کا مطالبہ کیا جائے، نہ کہ دھوکہ و فراؤ پر مشتمل اور جرم سے بری ہونا جسے وہ معدزت کا نام دیتے پھر تے ہیں، ہم ان کفار سے مسلمانوں کی توہین و اہانت کے لیے معدزت نہیں چاہتے، بلکہ ہم یہ چاہتے ہیں وہ اپنی اس غلطی کا اقرار کریں اور اس غلطی کی معدزت کریں۔

3- ان سے مطالبہ کیا جائے کہ وہ ان مجرموں کو ان کے جرم کی سزا دیں۔

4- ان سے یہ بھی مطالبہ کیا جائے کہ ان کی حکومتیں اسلام اور مسلمانوں کی دشمنی کرنا ترک کر دیں۔

5- اسلام کی دعوت پر بنی کتب کا ان کفار کی زبان میں ترجمہ کر کے شائع کی جائیں، اور وہ کتابیں جن میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت طیبہ اور اسلام کا تعارف اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا تعارف ہے بھی ترجمہ کر کر شائع کی جائیں۔

6- ٹیلی ویژن اور ریڈیو میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے دفاع کے لیے پروگرام نشر کیے جائیں اور اس کے لیے اگر اجرت بھی دینا پڑے تو گزینہ کیا جائے، اور ان پروگراموں میں خاص کر ان لوگوں کو دعوت دی جائے جو علمی رسوخ رکھتے ہوں، اور یورپیوں کو عقلی طور پر مطمئن کر سکتے ہوں، الحمد للہ اسے افراد بہت میں۔

7- اخبارات اور میگزین اور مجلات اور ویب سائٹ پر مختلف زبانوں میں علمی طور پر قوی مضمایں لکھے جائیں۔

8- اور اگر ان ملکوں کی اشیاء کے باہیکاٹ میں اثر ہو اور واقعہ اس میں اثر موجود ہے تو پھر ہم ان کی اشیاء کا باہیکاٹ کیوں نہ کریں، بلکہ ہمیں اس کے مقابلے میں دوسری کمپنیوں کی اشیاء ملاش کرنی چاہیے جو مسلمانوں کی ملکیت ہوں؟

9- دین اسلام اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے خلاف اس حملہ کو روکنے کے لیے پورا ذور صرف کیا جائے، اور اسلام اچھا تباہ بیان کی جائیں، اور بتایا جائے کہ اسلام صریح عقل کے موافق ہے، اور اس کے ساتھ ساتھ مجرموں کے شباثت کا رد بھی کیا جائے۔

10- سنت نبویہ کا التزام کیا جائے، اور ہر معاملہ میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے طریقہ پر چلا جائے، اور اس پر صبر کیا جائے۔

اللہ سبحانہ و تعالیٰ کا فرمان ہے :

﴿اُو اگر تم صبر کرو گے اور تقوی اختیار کرو گے تو تمیں ان کی چالیں اور محرکوئی نقصان نہیں پہنچا سکتیں﴾۔ آل عمران (120)۔

11- ان کفار کو دعوت دین کی حرص رکھیں۔

اگرچہ ہم انہیں غرض و غصب اور مارٹنگی کی آنحضرت سے دیکھتے ہیں، لیکن ہمیں ان کو شفقت کی نظر سے بھی دیکھنا چاہیے کہ کہیں وہ اس کفر کی حالت میں ہی نہ مر جائیں، اور جسم میں داخل نہ ہو جائیں ہمیں چاہیے کہ ہم انہیں اسلام کی دعوت دیں، اور ان پر رحم اور شفقت کرتے ہوئے انہیں کامیابی و نجات کی طرف بلائیں۔

اللہ سبحانہ و تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ اپنے دین کو سر بلند فرمائے، اور اپنے دوستوں کی مدد و نصرت فرمائے، اور اپنے دشمنوں کو ذلیل و رسوا کرے۔

اللہ سبحانہ و تعالیٰ اپنے معاملہ پر غالب ہے، لیکن اکثر لوگ علم نہیں رکھتے۔

اللہ تعالیٰ ہمارے نبی محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر اپنی رحمتیں نازل فرمائے۔

واللہ تعالیٰ اعلم۔